جلد ۲۶ مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۵۷ھ یوم یکشنبہ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء نمبر ۲۲۲

اسلام میں عورتوں کے حقوق کی کامل حفاظت

صنفِ نازک پر مظالم

زمانہ قبل اسلام میں مذہبی ۔ تمدنی اور اقتصادی لحاظ سے عورتوں کی جو ناگفتہ بہ حالت تھی ان کے حقوق کو جس طرح پامال کیا جاتا اور انکو جس جس رنگ میں جور و ستم کا تختۂ مشق بنایا جاتا تھا ۔ اس کا تصور کر کے بھی آج دل دھڑکنے لگتا ہے ۔ اگر ہم ان تمام مظالم کا ایک اجمالی نقشہ کھینچیں جو ان دنوں صنفِ نازک پر کئے جاتے تھے ۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں ۔ کہ اس زمانہ میں عورت اپنی پیدا کردہ جائداد کی بھی مالک نہیں تھی ۔ بلکہ اس کا خاوند اس کی جائداد کا مالک سمجھا جاتا تھا ۔ اسے اس کے باپ کے مال سے بھی کوئی حصہ نہیں دیا جاتا تھا ۔ اور وہ اپنے خاوند کے مال کی بھی وارث نہیں سمجھی جاتی تھی ۔ اس کا نکاح جب کسی مرد سے ہو جاتا ۔ تو خاوند کو تو اختیار ہوتا ۔ کہ اسے بصورت ناپسندیدگی جدا کر دے مگر اسے اپنے خاوند سے باوجود جائز شکایات پیدا ہونے کے جدا ہونے کا کوئی حق حاصل نہ تھا ۔ پھر خاوند اگر اس کو چھوڑ دے یا اس سے اچھا سلوک نہ کرے یا مفقود الخبر ہو جائے ۔ تو اس کے حقوق کی حفاظت کے لئے کوئی قانون مقرر نہ تھا ۔ اس کا فرض سمجھا جاتا تھا ۔ کہ وہ اپنے بچوں کو سینے سے لگائے بیٹھی رہے ۔ اور محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی پالے اور اپنے بچوں کو بھی ۔ اگر خاوند فوت ہو جائے ۔ تو بعض ملکوں میں وہ خاوند کے رشتہ داروں کی ملکیت سمجھی جاتی تھی ۔ وہ جس سے چاہتے اس سے رشتہ کرا دیتے ۔ خواہ بطور احسان کے ۔ اور خواہ قیمت لے کر ۔ بلکہ بعض جگہ وہ خاوند کی جائداد سمجھی جاتی تھی ۔ اور مال وراثت میں تقسیم ہو کر بیٹوں کے حصہ میں آجاتی ۔ بعض دفعہ خاوند بیویوں کو فروخت کر دیتے ۔ یا جوئے اور شرطوں میں ہار دیتے تھے ۔ عورت کا بچوں پر بھی کوئی اختیار نہیں سمجھا جاتا تھا ۔ نہ خاوند کی زوجیت کی صورت میں اور نہ اس سے علیحدگی کی صورت میں ۔ اس کے علاوہ دینی لحاظ سے بھی خیال کیا جاتا تھا ۔ کہ عورت کوئی درجہ نہیں رکھتی ۔ اور نعماءِ جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ۔

روما میں جو عیسائیت کا مرکز تھا ۔ عورتوں کی حالت لونڈیوں سے بدتر تھی ۔ ان پر جانوروں کی طرح حکومت کی جاتی تھی ۔ اور یقین [illegible] جاتا تھا کہ اس طبقہ کو آرام و آسائش کی ضرورت نہیں ۔ چنانچہ ذرا سے قصور پر بعض دفعہ ذبح کر دی جاتیں ۔ اور زندہ آگ میں جلا دی جاتی تھیں ۔ مذہبی حیثیت سے رومن کیتھولک کے عقائد کے رو سے عورت کتاب مقدس کو نہیں چھو سکتی تھی اور نہ ہی اسے گرجا میں داخل ہونے کی اجازت تھی ۔ زیادہ سے زیادہ وہ گرجا کی پاسبانی کر سکتی تھی ۔ ہندوستان میں عورت کو مذہبی اور دنیوی دونوں تعلیموں سے قطعاً محروم رکھا جاتا تھا ۔ مردہ خاوندوں کے ساتھ زندہ [illegible] میں جلائی جاتیں جسے ستی ہونا کہا جاتا تھا ۔ مندروں میں دیوتاؤں کے سامنے عورتوں کی قربانی بھی کی جاتی ۔ ایک عرب مرد جس قدر عورتوں سے شادی کرنا چاہتا کر سکتا تھا ۔ عورت جائداد کا ایک حصہ سمجھی جاتی تھی ۔ وارث چاہتا ۔ تو اس سے خود نکاح کر لیتا ۔ چاہتا تو دوسرے سے کرا دیتا ۔

طلاق دینے کا طریق بھی نہایت ظالمانہ تھا ۔ ایک مرد کئی بار طلاق دے کر جب چاہتا ۔ تو اسے پھر گھر میں رکھ لیتا ۔ لڑکی کے پیدا ہونے کی خبر سننے پر باپ کا منہ غم سے سیاہ ہو جاتا ۔ اور وہ اس سوچ میں پڑ جاتا ۔ کہ ذلت اختیار کر کے اسے زندہ رہنے دے یا زندہ درگور کر دے ۔ بعض دفعہ پانچ چھ سال کی لڑکی کو باپ جنگل کی طرف لے جاتا ۔ اور گڑھے کے کنارے کھڑا کر کے اسے دھکا دے کر اس میں گرا دیتا ۔ اور چیختی چلاتی بچی پر مٹی ڈال کر اس سنگدلی کا ثبوت دیتا جس کے سامنے پتھر بھی موم ہو جاتا ہے ۔

عیسائیت اور ہندومت کی تعلیم

عورتوں پر بے پناہ مظالم ٹوٹ رہے تھے ۔ مگر کسی مذہب نے اس کا علاج نہ کیا ۔ مسیحیت جو اپنی نرمی اور ہمدردی کے بلند بانگ دعاوی کرتی ہے ۔ اس نے بھی کوئی راہ تجویز نہ کی بلکہ حضرت مسیح نے خدا کا پیارا بننے اور آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کی شرط ہی یہ رکھ دی کہ مرد شادی نہ کرے اپنی والدہ کے ساتھ ان کا سلوک بھی بروئے انجیل اچھا نہ تھا ۔ ہندو دھرم میں بھی عورت ایک ایسی چیز ہے ۔ جو شوہر کو بطور خیرات ملی ۔ شوہر کے گھر میں اس کی حیثیت بالکل خادمانہ ہے ۔ اس کا فرض خاوند اور اس کے گھر والوں کی خدمتگزاری ہے ۔ لیکن خود اس کا کوئی حق نہیں ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان احسان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب اصلاح خلق کے لئے مبعوث ہوئے تو آپ نے ان تمام ظلموں کو یک قلم مٹا دیا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے عورتوں کے حقوق کی نگہداشت خاص طور پر سپرد فرمائی ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں۔ کہ مرد اور عورت بلحاظ انسانیت برابر ہیں۔ ہاں جب وہ مل کر کام کریں۔ تو جس طرح مرد کو بعض حقوق عورت پر حاصل ہوتے اسی طرح عورت کو مرد پر بعض حقوق حاصل ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

عورت اسی طرح جائداد کی مالک ہو سکتی ہے۔ جس طرح مرد ہو سکتا ہے اور خاوند کا کوئی حق نہیں۔ کہ عورت کے مال کو استعمال کرے۔ جب تک کہ عورت خوشی سے بطور ہدیہ اسے کچھ نہ دے اس سے جبراً مال لینا یا اس طرح لینا کہ شبہ ہو۔ عورت کا شرم وحیا انکار کرنے سے مانع ہے درست نہیں۔ خاوند بھی جو کچھ بطور ہدیہ اسے دے۔ وہ عورت کا ہی مال ہوگا۔ اور خاوند اسے واپس نہیں لے سکیگا۔ وہ اپنے ماں باپ کے مال کی اسی طرح وارث ہوگی۔ جس طرح بیٹے اپنے ماں باپ کے وارث ہوتے ہیں ؛

بعض صورتوں میں طلاق کی بھی اجازت دی۔ لیکن اس صورت میں مرد نے جو مال عورت کو دیا ہوا ہو۔ وہ اسے واپس نہیں لے سکتا۔ بلکہ مہر بھی اسے پورا ادا کرنا ہوگا۔ برخلاف اس کے اگر عورت مرد سے جدا ہونا چاہے۔ تو وہ قاضی کے پاس درخواست کرے۔ وہ اگر مناسب سمجھے۔ تو علیحدگی کے احکام جاری کر سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں عورت کا فرض ہوگا۔ کہ خاوند کا ایسا مال جو اسکے پاس محفوظ ہو۔ یا مہر اسے واپس کردے ؛

اسلام یہ بھی کہتا ہے۔ کہ اگر خاوند خرچ دینا بند کردے۔ یا کہیں چلا جائے۔ اور مفقود الخبر ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ قرار دیا جائے۔ تین سال تک کی مدت فقہائے اسلام نے اس کے متعلق مقرر کی ہے۔

اسلام نے خاوند کو اپنی بیوی اور اپنے بچوں کے خرچ کا بھی ذمہ دار قرار دیا ہے۔

اسلام نے خاوند کو یہ اختیار دیا ہے۔ کہ وہ بیوی کو ضرورت پر مناسب تنبیہ کرے۔ لیکن اس کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ کہ جب وہ تنبیہ سزا کا رنگ اختیار کرے۔ تو اس پر لوگوں کو گواہ مقرر کرے۔ اور جرم کو ظاہر کرے اور گواہی پر اس کی بنیاد رکھے۔ اور سزا ایسی نہ ہو۔ جو دیر پا اثر چھوڑنے والی ہو اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کا مالک نہیں۔ وہ اسے بیچ نہیں سکتا نہ اسے خادموں کی طرح رکھ سکتا ہے اس کے ساتھ سلوک اسے اپنی حیثیت کے مطابق کرنا ہوگا۔ اور جس طبقہ کا خاوند ہوگا۔ اس سے کم سلوک کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہوگا ؛

اسلام یہ بھی کہتا ہے۔ کہ خاوند کے مرنے کے بعد اس کے رشتہ داروں کو اس کی عورت پر کوئی اختیار نہیں۔ اور نہ اسے روکنے کا کسی کو حق ہے۔ اور نہ اسے مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ایک خاص جگہ رہے۔ صرف چار ماہ دس دن تک اسے خاوند کے گھر ضرور رہنا چاہیئے ؛

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ عورت کو اس کے خاوند کی وفات کے بعد سال بھر تک علاوہ اس کے ذاتی حق کے خاوند کے مکان میں سے نہیں نکالنا چاہیئے تا اس عرصہ میں وہ اپنے حصہ سے اپنی رہائش کا انتظام کر سکے ؛

اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ اگر مرد اور عورت آپس میں نبھاؤ کو ناممکن پاکر جدا ہونا چاہیں تو چھوٹے بچے ماں ہی کے پاس رہیں۔ ہاں جب بڑے ہو جائیں۔ تو تعلیم وغیرہ کے لئے باپ کے سپرد کر دیئے جائیں۔ جب تک بچے ماں کے پاس رہیں۔ ان کا خرچ باپ دے۔ بلکہ عورت کی بھی [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ستمبر۔ آج گیارہ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے۔ قصبے کے باہر بہت سے اصحاب نے حضور کا استقبال کیا۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ ۸ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کرتے رہیں ؛

ملک رشید احمد صاحب کا بھائی محمد اشرف بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے دعائے صحت کی جائے ؛

مقامی سکول موسمی تعطیلات کے بعد کل سے کھل رہے ہیں ؛

الحمد للہ جماعت احمدیہ لیگوس مقدمہ میں کامیاب ہوگئی

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے لیگوس سے ۲۳ ستمبر کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو تار ارسال کیا ہے اس میں یہ نہایت خوشکن خبر دی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ لیگوس کو اس نہایت اہم مقدمہ میں جو عرصہ سے مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا تھا۔ اور جس میں کامیابی کے لئے الفضل میں کچھ عرصہ سے دعا کی درخواست شائع کی جا رہی تھی۔ اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے الحمد للہ خوشی کی بات یہ ہے کہ عدالت نے جماعت احمدیہ کے حق میں ڈگری مع خرچہ دی ہے۔ اور ۳۵ گنی خرچہ مخالفین پر ڈالا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ لیگوس کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور اس کے مفید نتائج پیدا کرے ؛

احمدیہ ہال کراچی میں دلچسپ لیکچر

کراچی سے حاجی عبد الکریم صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہفتہ کی شام کو احمدیہ ہال کراچی میں پروفیسر کمار صاحب بی۔ اے نے اس موضوع پر کہ اس وقت دنیا کن خرابیوں میں مبتلا ہے دلچسپ لیکچر دیا۔ جناب مولوی فرزند علی صاحب صدر تھے۔ ہال حاضرین سے پُر تھا۔ جس میں ہر مذہب وملت کے لوگ شامل تھے پروفیسر صاحب نے اپنی تقریر میں قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے دیئے۔ اور بیان کیا۔ کہ دنیا کی خرابیوں کی اصل وجہ وہ تمرد ہے جو سائنس کی حیرت انگیز اختراعات وایجادات کے نتیجہ میں پیدا ہو رہا ہے۔ نیز اسکی وجہ صفائی قلب کا فقدان ہے۔ معزز لیکچرار نے حاضرین کو تلقین کی۔ کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے احکام کے مطابق پاکیزہ زندگی بسر کریں۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے اپنے ریمارکس میں مقرر کی پیشکردہ ان وجوہ سے اتفاق کا اظہار کیا۔ جو انہوں نے دنیا کی خرابیوں کے ضمن میں بیان کی تھیں۔ اور مقامی احمدیہ ایسوسی ایشن کو ایسے مفید لیکچروں کا انتظام کرنے پر مبارکباد دی۔ نیز بیان کیا کہ دنیا کی خرابیوں کا ایک اہم سبب [illegible]

صوفی مطیع الرحمن صاحب مبلغ امریکہ کا کامیاب تبلیغی دورہ

اکیس اشخاص کا قبول اسلام

امریکہ سے ابو الکلام صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ نے صوفی مطیع الرحمن صاحب کے دورہ کے متعلق جو رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

پٹس برگ میں تقریریں

امریکہ کے ایک وسیع رقبہ کے لمبے دورہ کے بعد صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی مسلم مشنری ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء کی شام کو پٹس برگ پہنچے۔ اور فوراً ہی مسجد میں جا کر آپ نے تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ امریکہ میں ہمارے کام کے لئے ایک وسیع میدان ہے۔ آپ نے کئی دلچسپ امثلہ اس بارہ میں سنائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں کس طرح تبلیغ و اشاعت کے مواقعہ میسر آتے رہے۔ آپ نے اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ تبلیغ اسلام ان کا ذاتی کام نہیں ہے۔ نہ ہی کسی اور فرد واحد کا۔ بلکہ سب کا مشترکہ کام ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساری دنیا میں جو تبلیغی کام ہو رہا ہے۔ اس میں سب کا جائز حصہ ہے۔ اور اپنے حصہ کے متعلق ہر ایک کے لئے اپنے فرض کی ادائیگی ضروری ہے:۔

۲۲۔ جولائی کو آپ نے جمعہ پڑھایا خطبہ میں مسلمانوں کے قلوب کی گہرائیوں میں قربانی کا جذبہ اس رنگ میں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کے لئے انتہائی قربانی کر سکیں۔ شام کو بھی اسی موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ گزشتہ انبیاء کے ماننے والے عظیم الشان قربانیوں۔ اور نفس کشیوں کے ذریعہ ہی ظلمت کو پاش پاش کر کے صداقت کی روشنی پھیلانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ موجودہ زمانہ کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ دنیا اس وقت روحانی علوم سے کس قدر بے بہرہ ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر ہم سے قربانی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس سوال کے متعلق ہم دنیا میں اسلام کو قائم کرنے کے عظیم الشان کام کو کس طرح سر انجام دے سکتے ہیں آپ نے فرمایا۔ جس طرح ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتہائی درجہ کی دیانت و امانت اور پاکیزگی کی وجہ سے "الامین" کا لقب حاصل کر لیا تھا۔ ویسی ہی شہرت ہمیں اپنے لئے پیدا کرنی چاہیئے۔ دوسرے ہمیں اشاعت اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینا چاہیئے۔ اور نہ صرف تبلیغ کے ذریعہ بلکہ بنی نوع انسان کی خدمت کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلانا چاہیئے ممبران جماعت کو چاہیئے۔ کہ کسی وقت مالی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ اور اپنا مالی بوجھ خود اٹھائیں۔ تا اس مبارک اور شاندار کام کی تکمیل کے ثواب میں حصہ دار بن سکیں۔ اور مومن کے شایان شان جوش سے کام لیں:۔

یہ نصائح گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک خطبۂ جمعہ کا خلاصہ تھیں۔ جو سن رائز کے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے خلافت جوبلی فنڈ کے لئے اپیل کی۔ جس کا جواب بہت تسلی بخش تھا:۔

حضرت امیر المومنین کے خطبات جمعہ کا اعادہ

جناب صوفی صاحب کا طریق ہے۔ کہ اپنے ہر دورہ میں حضرت امیر المومنین کے کسی نہ کسی خطبہ کی پوری پوری وضاحت کرتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر ۲۴۔ جولائی کو آپ نے ۱۸۔ جون کے سن رائز میں سے شائع شدہ خطبہ کی تشریح کی۔ اور بتایا۔ کہ فی زمانہ دو سیاسی تحریکات دنیا میں بہت اہمیت حاصل کر رہی ہیں۔ یعنی کمیونزم اور ڈکٹیٹر شپ مگر اسلام نے کس طرح دونوں کے مابین رستہ بتایا ہے۔

یسوع مسیح کا صحیح مذہب

آپ کی آمد پر پبلک لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ جس کا اعلان تمام مقامی اخبارات نے کیا۔ لیکچر بہت کامیاب ہوئے۔ اور لوگوں نے دلچسپی سے سنے۔ پہلا لیکچر ۲۸۔ جولائی کو "یسوع کا صحیح مذہب" کے عنوان سے ہوا جس میں آپ نے بتایا۔ کہ دہریت اور الحاد اس وقت تمام دنیا میں ترقی پر ہے۔ جس کی ایک وجہ آپ نے یہ بتائی۔ کہ مذاہب کے ٹھیکیداروں نے مذہب کے نام پر ایسے اصول بکثرت جاری کر رکھے ہیں۔ جن کو فطرتِ انسانی کبھی ماننے پر آمادہ نہیں ہو سکتی نتیجہ یہ ہے۔ کہ لوگ مذہب ہی کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔ آپ نے اس مذہب کی بعض غیر معقول تعلیمات پیش کیں۔ جو یسوع کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ مثلاً موروثی گناہ تثلیث اور کفارہ وغیرہ اور بائیبل کے حوالہ جات سے ثابت کیا۔ کہ یہ باتیں یسوع مسیح کے ارشادات کے صریح خلاف ہیں۔ ان غلط عقائد سے یسوع کے دامن کو آپ نے پاک کیا۔ اور بتایا کہ وہ خدا تعالیٰ کا راستباز نبی تھا۔ اور چونکہ مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر گامزن ہو۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یسوع مسیح مسلمان تھا:۔

مختلف مذاہب میں اتحاد

۲۹ جولائی کو آپ نے مختلف مذاہب میں اتحاد کے موضوع پر تقریر کی۔ جو بہت دلچسپ تھی آپ نے بتایا۔ کہ آج مذہبی دنیا ایک کشمکش میں مبتلا ہے نہ صرف مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں بلکہ باہمی آویزش بھی انتہائی درجہ پر پہونچی ہوئی ہے اور اس طرح ہر مذہب میں بہت سے فرقے بن گئے ہیں

آپ نے بتایا۔ کہ اسلام رواداری کی تعلیم دیکر اور یہ بتا کر کہ تمام مذاہب الٰہی سرچشمہ سے ہی آئے ہیں نیز یہ تعلیم دے کر کہ تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مختلف مذاہب کے درمیان اتحاد کی بنیاد رکھی ہے۔ آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ تجویز پیش کی۔ اور بتایا کہ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو مذہبی جھگڑوں کا یکقلم خاتمہ ہو سکتا ہے۔ مختصر الفاظ میں وہ یہ ہے

(۱) دوسرے مذاہب کے بانیان کا ذکر توہین آمیز رنگ میں نہ کیا جائے۔ جس سے اس کے پیرووں کی دلآزاری ہو:۔

(۲) صرف اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کی جائیں:۔

(۳) تمام مذہبی اصول کی بنیاد اس مذہب کی آسمانی کتاب پر رکھی جائے:۔

(۴) مختلف مذاہب کے نمائندے صرف ان نتائج کو پیش کریں۔ جو ان مذاہب پر چلکر حاصل کئے جا سکتے ہیں:۔

بعثت حضرت مسیح موعود

۳۱۔ جولائی کو صوفی صاحب نے دنیا کے نئے نظام پر تقریر کی پہلے آپ نے موجودہ نظام کو بالوضاحت بیان کیا۔ اور پھر دریافت کیا۔ کہ کیا ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے اور بتایا۔ کہ اس کی ضرورت واضح ہے اور اللہ تعالیٰ عین ضرورت کے وقت نئے نظام کے قیام کے لئے کس طرح اپنے انبیاء مبعوث کرتا رہا ہے جس سے اس زمانہ کی محرومی کی کوئی وجہ نہ تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ تا اسلام کے روشن چہرہ سے گرد و غبار کو صاف کیا جائے۔ اور پھر اسے دنیا کے آئندہ نظام کی بنیاد کے طور پر پیش کیا جا سکے:۔

آپ نے بالتفصیل اسلام کا پیشکردہ نظام پیش کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو انسان کی موجودہ مشکلات کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ لیکچر کے آخر میں صوفی صاحب نے تحریک جدید کے متعلق بعض ہدایات دیں جس سے حاضرین میں ایک زندگی پیدا ہو گئی۔

۲۱ اشخاص داخل اسلام

واشنگٹن (D.C.) میں جو یہاں سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ چند ایک احمدی ہیں۔ صوفی صاحب بمعیت اخویم ابو صالح صاحب وہاں گئے۔ وہاں پر ان کے لیکچروں نے جماعت میں نئی روح پھونک دی۔ اس کے علاوہ اس شہر کے دو احمدیوں کے ساتھ صوفی صاحب ریاست Pennsylvania کے ایک شہر میں بھی تشریف لے گئے۔ اور وہاں دو لیکچر دیئے۔ جن میں بدلائل موجودہ عیسائیت کی تردید کی اسلام کی صداقت کو واضح کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا جس کے نتیجہ میں ۲۱ اشخاص داخل اسلام ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک:۔

کلیولینڈ میں تبلیغ

مختصر یہ کہ صوفی صاحب کا یہ دورہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اپنے محبوب مبلغ کی روانگی کے وقت سب دوست مغموم تھے۔ یہاں سے صوفی صاحب کلیولینڈ اوہیو تشریف لے گئے وہاں بھی ایک احمدیہ مشن قائم ہے۔ یہاں آپ کئی روز ٹھہرے اگرچہ پبلک لیکچر مصلحت کے خلاف سمجھا گیا۔ تاہم کئی مجالس قائم کی گئیں۔ جن میں سب ممبران جماعت اپنے مبلغ سے ہدایات لینے کے لئے جمع ہوتے رہے۔ صوفی صاحب نے تحریک جدید اور خلافت جوبلی کی بھی وضاحت کی مسلمانوں نے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور اشاعت اسلام میں حصہ لینے کا وعدہ کیا۔ ۹ اگست کو صوفی صاحب یہاں سے روانہ ہو گئے۔ اور ڈیٹرائٹ اور بعض دیگر مقامات۔۔۔

مسٹر ویلز کے خلاف ایک حق پسند

انگریز مصنّف کی آواز

مسٹر ایچ۔ جی ویلز نے اپنی کتاب "اے شارٹ ہسٹری آف دی ورلڈ" میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف جو بیہودہ سرائی کی تھی۔ اس کے متعلق مسلمانوں کی طرف سے پرزور صدائے احتجاج بلند کی جا چکی ہے۔ اب ایک حق گو انگریز مصنف نے اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

مسٹر ڈبلیو۔ ایچ سٹیفنس رسالہ "گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ" میں لکھتے ہیں۔

"یہ معلوم کرکے تعجب ہوتا ہے کہ ایک انگریز جو علم کی گہرائیوں تک پہونچا ہوا ہو۔ یعنے مسٹر ویلز ایک ایسے ناقابل معافی گناہ کا مرتکب ہو۔ جس میں ایک ایسے شخص کی ہتک کی گئی ہو۔ جس نے اس سے بہت زیادہ کمال اور عروج حاصل کیا ہو جس نے ایک غریب ماحول سے ترقی کی ہو۔ جس نے باوجودیکہ اس کو کبھی لکھنا پڑھنا نہیں سکھایا گیا۔ صرف اپنی ذاتی استعداد اور لیاقت سے اتنی ترقی حاصل کی ہو۔ کہ اس کے مقابلہ میں مسٹر ویلز کبھی کسی قومی یا بین الاقوامی لیڈر کی حیثیت سے بھی اتنی ترقی حاصل نہیں کر سکے۔

پھر یہ معلوم کرکے اور بھی تعجب ہوتا ہے۔ کہ ایک مؤرخ جس نے تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا ہو۔ اس میں قوت موازنہ موجود نہ ہو۔ یہ قوت موازنہ وہ ہے جو اپنا فیصلہ جگہ۔ زمانہ اسباب۔ حالات۔ نتائج اور دیگر شہادتوں پر کامل غور کے بعد دیتی ہے۔ اس جگہ ہم مسٹر ویلز کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جو ساتویں صدی کے عربوں اور یہودیوں کے قومی اخلاق و عادات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور اس بات سے بھی آگاہ ہیں۔ کہ یسوع مسیح نے بھی اپنے وقت میں تعدد ازدواج کے متعلق کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں کی۔ وہ ازراہ اعتراض لکھتے ہیں "(حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اکثر شادیاں اپنی زندگی کے آخری ایام میں کیں۔" قطع نظر اس سے کہ کسی شخص کے ذاتی حالات کو بغیر صحیح علم کے پیش کرنا سوائے ایسے مصنف کے کسی کا کام نہیں۔ جو اپنی شہرت کو داغ لگوانا چاہتا ہو۔ مسٹر ویلز اس سے بھی زیادہ معیوب الفاظ یہ لکھتے ہیں۔ کہ "اس (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی مجموعی طور پر موجودہ دور کے حالات کے مطابق (نعوذ باللہ) کوئی ترقی یافتہ نہیں تھی۔"

یہ لکھ کر مسٹر ویلز نے بحیثیت مؤرخ اپنے آپ کو بہت گرا لیا ہے۔ کیونکہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اس عام اصل کو سمجھنے میں بھی بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ کہ جس شخص کے متعلق رائے قائم کی جائے۔ اس کے ساتھ انصاف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب اس زمانہ کے حالات کو مدنظر رکھا جائے۔ اور وہ رائے جو اس زمانہ کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق دی جا سکتی ہے۔ وہ جارج سیل کے الفاظ میں یہ ہے کہ "وہ ایسا آدمی تھا جو اپنے خدا کی محبت میں وفادار تھا۔ صدیق بمنصف۔ رحم دل۔ دشمنوں سے عفو کرنے والا۔ حلیم الطبع اور گناہوں سے پاک تھا۔" اور یقیناً جارج سیل مسٹر ویلز سے زیادہ حالات کا علم رکھتے تھے۔ باوجود ان باتوں کے مسٹر ویلز سمجھتے ہیں۔ کہ:۔

"وہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے آدمی تھے۔ جن میں (نعوذ باللہ من ذالک) خالی خواہشات۔ حسد۔ مکاری۔ خود نفسی کے ساتھ ساتھ خالص مذہبی تعصب ہو" اس کے علاوہ ایک نامعقول رائے یہ قائم کی ہے۔ کہ "اگر قرآن کے ادب اور فلسفہ پر نظر کی جائے۔ تو (نعوذ باللہ) یقیناً یہ خدائی کلام کہلانے کے قابل نہیں۔" لیکن کیا مسٹر ویلز اس بات سے بے خبر ہیں۔ کہ خدا کا کلام ہونے کے بارے میں قرآن (مجید) اور بائیبل کی بنیاد ایک ہی ہے۔ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے زمانہ سے لے کر آج تک عربی علم ادب کی بنیاد قرآن (مجید) پر ہے۔ کیا یہ ادب نہیں نہ مسیح (علیہ السلام) نے اور نہ (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے الہامات لکھے۔ بائیبل اور قرآن (مجید) بہت سے کاتبوں نے لکھے تھے۔ جن میں سے بعض کا ہمیں علم بھی نہیں۔ وہ عیسائی جو اہل الرائے ہیں۔ بائیبل کو خدائی کلام تسلیم کرتے ہیں۔ اور اسی طرح اہل الرائے مسلمان قرآن (مجید) کے الہامی اور خدائی کلام ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ مسٹر ویلز ایک مؤرخ کی حیثیت سے حالات کا مقابلہ کرکے رائے قائم کرتے۔ وہ اپنی من گھڑت بحث میں گرفتار ہو گئے۔

کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ قرآن (مجید) کو ادب یا فلسفہ کی کتاب کی حیثیت نہیں دی گئی۔ بلکہ اسے مذہبی اور اخلاقی احکام کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے اور حقیقت میں قرآن (مجید) نے بہترین خیالات کا اظہار کیا۔ جن کا ایک قوم کے افعال پر اثر ہوا اور اس قوم نے انہی جذبات اور احساسات کے ماتحت اپنا نام تاریخ میں پیدا کیا۔ پھر یہ وہ قرآن (مجید) ہے۔ جس پر عربی کے تمام علم و ادب اور اسلامی علوم کی بنیاد ہے۔ اس نے دنیا کے ادب میں ایک بلند مرتبہ جگہ پائی۔ اور آئندہ بھی جگہ پائے گا۔

(حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قبل بھی عرب کعبہ کی پرستش نہیں کرتے تھے۔ ہاں اس کی عزت کرتے تھے۔ جب مسٹر ویلز نے یہ کہا۔ کہ "(حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک پروہت کی صورت اختیار کرلی" تو انہوں نے غلطی کی۔ بلکہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ اس نے صدائے احتجاج بلند کی۔ کیونکہ اسلام میں نہ پروہت پن ہے۔ اور نہ کوئی پروہت ہے۔ بلکہ اسلام میں لیڈر ہوتے ہیں۔ جو سکھاتے ہیں نصائح کرتے ہیں۔ ڈراتے ہیں۔ اور نرمی سے سمجھاتے ہیں۔ اسی طرح یہ کہ انہوں (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آیات بنا لیں غلط ہے بلکہ اس کی جگہ چاہیئے تھا کہ انہوں (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آیات تلاوت کیں۔

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں۔ میں اس جگہ بحیثیت ایک ایسے انگریز کے جو اپنے ملک کے لوگوں کے بیانات اور حالات کی نیک نامی کو برقرار رکھنے کا خواہشمند ہو۔ اور اس کے علاوہ بحیثیت ایک عیسائی کے اس ملک (انگلینڈ) اور سلطنت اور اس سے بڑھ کر دنیا کے مذہبی تعلقات کو استوار کرنے کی خاطر مسٹر ویلز سے کھلی اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں۔"

خاکسار

صلاح الدین رشید عفی اللہ عنہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہ اگست کی رپورٹ

مرکزی مجالس

دارالرحمت:۔ قادیان کی مجالس میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس محلہ دارالرحمت پیش پیش ہے۔ بارشوں کے ایام میں اس نے ڈھاب کا ایک بند باندھنے میں حصہ لیا۔ محتاجوں کے لئے کھانے اور کپڑے کا انتظام کیا۔ محلہ کی صفائی۔ بیواؤں اور ضرورتمندوں کو ضروریات مہیا کرنے بیماروں کی عیادت ان کے لئے دوائی مہیا کرنے نیز تکفین وتجہیز کا انتظام کیا گیا۔ نماز فجر کے لئے نہ صرف اپنے محلہ کے لوگوں کی بلکہ دیگر محلوں کے لوگوں کو بھی جگانے۔ ذکر حبیب علیہ السلام پر تقریریں کروانے اردگرد کے دیہاتوں میں تبلیغی وفد بھیجنے۔ بورڈروں پر اصلاح نفس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی کتب اور تحریرات سے اقتباسات لکھتے رہتے۔ نائٹ سکول میں نماز کا ترجمہ اور قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتے تربیتی لیکچر دینے۔ حفظان صحت پر تقریر کرانے نماز جمعہ میں پنکھا ہلانے کا انتظام کیا گیا۔ خدام میں مؤدت و موانست پیدا کرنے کے لئے تجویز کی گئی۔ کہ مہینے میں دو دفعہ تمام خدام اپنے گھروں سے اپنا اپنا کھانا لے آئیں۔ مگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ کون کس قسم کا کھانا لایا ہے۔ اور پھر سب مل کر کھانا کھائیں۔

دارالبرکات:۔ اس محلہ کے خدام نے سٹیشن پر پانی پلانے مسافروں کیلئے ریزگاری مہیا کرتے۔ محتاجوں کا سامان اٹھانے اور انہیں گھروں تک پہنچانے بیواؤں کی ضروریات مہیا کرتے اور انہیں ترقی دینے "کشتی نوح" اور "فتح اسلام" کا درس دینے۔ ریلوے روڈ کے گڑھوں کو پر کرنے نماز فجر کیلئے اہل محلہ کو جگانے بگول بھٹیاں پھیروچیچی صلاح پور۔ بھنگواں میں تبلیغی وفد بھیجنے۔ تجہیز وتکفین بیماروں کی عیادت محلہ کی صفائی اور نائٹ سکول جاری رکھنے کا انتظام کیا۔ بچوں کی نگرانی کا کام حاجی محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

دارالفضل اس محلہ کے خدام سڑکوں نالیوں کو ٹھیک کرنے دعوۃ الامیر کا درس دینے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے نائٹ سکول جاری رکھتے بیواؤں کے لئے آٹا مہیا کرنے سودا سلف لاکر دینے مریضوں کی عیادت کرنے میں مصروف رہے انہیں سے مجاہدین کا گروپ بالخصوص مستحق تحسین ہے۔ جو دن بھر مصروف رہنے اور رات کو ساڑھے گیارہ بجے تک حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے درس قرآن مجید کے نوٹ لینے کے باوجود اجتماعی کاموں میں شریک ہوتے رہے۔

قادیان کے دیگر ملحقہ جات۔ مسجد مبارک ریتی چھلہ۔ ناصر آباد اور دارالسعة کے خدام سڑکوں کی مرمت کرنے نالیاں درست کرنے سودا سلف لاکر دینے مریضوں کی عیادت کرتے نمازیوں کو جگانے۔ مٹی ڈالنے۔ معذوروں کیلئے کھانا مہیا کرنے اور تبلیغ کا کام کرنے میں مصروف رہے ان ملحقہ جات میں نائٹ سکولوں میں خدا کے فضل باقاعدہ کام ہوتا رہا۔

بیرونی مجالس

دہلی:۔ کے خدام لائق مبارکباد ہیں۔ جو تندہی اور مستعدی سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ نوجوانوں کی تربیت کیلئے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سنائے گئے۔ تین خدام نے داڑھی رکھ لی۔ اور دو نے انگریزی بال کٹوا دیئے ہیں۔ خدام کشتی نوح کا مطالعہ کرنے احمدیہ دارالمطالعہ کی صفائی کرنے تین درجن اشخاص سے زائد کی مدد کرنے چھ بیماروں کی عیادت اور علاج کا بہتر انتظام کرنے جن میں سے ایک ہندو ہے۔ ۱۶۱ اصحاب کو تبلیغ کی۔ تین غیر احمدی اصحاب کو مکان کی تلاش میں امداد دی۔

برہمن بڑیہ۔ یہاں پانچ اجتماعات ہوئے۔ خدام نے ۱۶ بیوگان کی خبر گیری کی۔ ۷۳ اشخاص کو تبلیغ کی۔ ۷ کو نماز کی تلقین کی۔ ایک غریب آدمی کا گھر مرمت کیا۔ ۱۳ مریضوں کی خبر گیری کی۔ ان میں سے چھ کو دوائی لاکر دی ایک ہندو مریض کے لئے ڈاکٹر کو بلایا۔ ایک کشتی الٹنے سے چند ڈوبتی عورتوں کو بچایا۔ نہر پر پل بنانے اور ایک غریب کو کپڑے دیتے اور نائٹ سکول جاری رکھا۔

مونگ ضلع گجرات۔ جامع مسجد کی نالیوں اور اردگرد کی صفائی۔ تبلیغ عیادت۔ دوائی مہیا کرنا۔ غسلخانہ اور راستہ کی صفائی اور جمعہ میں پنکھا کشی۔

کیرنگ ضلع پوری میں سڑکوں کی مرمت نماز کی تلقین۔ تبلیغ۔ بیواؤں کی مدد۔ نائٹ سکول۔ مجلس کی کامیابی کے لئے روزے رکھنے۔

کاٹھ گڑھ میں نائٹ سکول تبلیغی وفد بھیجے گئے۔ مسجد کے صحن میں مٹی ڈالی۔ گلیاں درست کیں۔ بیواؤں کی خبر گیری کی۔ تلقین نماز کی۔

لائلپور میں صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی تقریر کے موقع پر اشتہارات چسپاں کرنے اور جلسے کے دیگر انتظامات ایک دعوت میں خدمات نماز کے لئے جگانے۔ نائٹ سکول میں قرآن کریم باترجمہ پڑھانے اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دینے۔ مریضوں کی خدمت سودا سلف لانے اور ایک عورت کو اوڑھنے کے لئے چادر دینے کا انتظام کیا گیا

کمال ڈیرہ سندھ میں راستہ تیار کیا گیا۔ مسجد میں وضو کے لئے پانی ۳۴ اصحاب کو تبلیغ بیواؤں کی خبر گیری اور تلقین نماز کی گئی۔

سیالکوٹ۔ میں درس میں پنکھا مسجد میں چھڑکاؤ ایک جلسہ کے انتظامات ایک مکان میں پہرہ۔ ریزرو فنڈ کی فراہمی کے لئے کوشش رستہ کی صفائی تربیت اطفال بیواؤں کی امداد

شملہ میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا۔

کوٹ رحمت خاں میں قرآن مجید باترجمہ پڑھانے۔ حدیث کا درس دینے۔ تبلیغ۔ نمازوں کی تلقین تبلیغی وتربیتی تقاریر

بھاگلپور میں مکان اور رستوں کی صفائی۔ قرآن کریم اور محامد خاتم النبیین کے درس۔ بیماروں کی عیادت ہندو مسلم فساد میں گرفتار شدہ مسلمانوں کے مقدمات کی پیروی اور مدد کرنے کا انتظام کیا گیا۔

کالاباغ میں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے مسجدوں میں پانی مہیا کرنے گاڑی پر پانی پلانے تیمارداری کرنے۔ ٹریکٹ تقسیم کرنے کا انتظام کیا

وزیرآباد میں تیمارداری گمشدہ بچے کو والدین تک پہنچانے۔ ایک غیر احمدی نابینا کے لئے مکان مہیا کرنا۔ مسافر عورت کو منزل مقصود تک پہنچانے کا کام کیا گیا۔

پنجمورہ سندھ۔ میں گلیوں اور نالیوں کی صفائی۔ ناہموار جگہ کو ہموار کرنے قرآن مجید اور کشتی نوح کا درس دینے۔ نماز کا ترجمہ سکھانے اور نماز باجماعت کا انتظام کیا گیا۔

گوجرانوالہ میں تبلیغ بیواؤں کی خبر گیری۔ تبلیغ۔ عیادت نماز کی تلقین۔ اور محتاجوں کی امداد کا کام کیا گیا۔

کریام کی مجلس اطفال بفضلہ خوب کام کر رہی ہے۔ بچے نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ نماز باترجمہ اور دعائیں یاد کرنے۔ نماز تسبیح اور محنت کی عادت پیدا کرنے کی کوشش اور تقاریر کی مشق کرائی گئی۔ چھوٹے بچے گمشدہ گھوڑی کو چار میل سے جاکر پکڑ کے لائے۔

امیدواران امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

اطلاع

جن احباب کی طرف سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۹۴۳ء میں شمولیت کی درخواستیں نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان احباب کو چاہئے کہ اپنے سپروائزر تجویز کر کے ان کے مکمل پتوں سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کو پرچے روانہ کئے جا سکیں اگر کوئی امیدوار اپنا نام اس فہرست میں نہ پائیں تو فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی فہرست میں لکھ لیا جائے۔ نیز امیدواران اپنی ولدیت اور مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔ تاکہ سندات بھیجنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ امتحان کی تاریخ ۲۴ر اکتوبر ۴۳ء بروز اتوار مقرر ہے۔ اور کتب مندرجہ ذیل ہیں (۱) منن الرحمٰن (۲) کتاب البریہ (۳) مسیح ہندوستان میں (۴) نسیم دعوۃ

نمبر شمار	نام امیدوار	جگہ
۱	عبد الرحمٰن صاحب شاکر	قادیان
۲	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	ننکانہ صاحب
۳	اللہ بخش صاحب	قادیان
۴	ماسٹر شیر عالم صاحب	پاپڑ یانوالی
۵	محمد ابراہیم صاحب شاہپوری	قادیان
۶	کلیم اللہ صاحب	〃
۷	ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب	پاکپٹن
۸	محمد اسماعیل صاحب اثر پوری	قادیان
۹	محمد ابراہیم صاحب شاد	موہن شیخوپورہ
۱۰	عبد الرحمٰن صاحب	گوجرانوالہ
۱۱	ڈاکٹر محمد بدر الحسن صاحب حکیم	قادیان
۱۲	عبد المجید خان صاحب	کپورتھلہ
۱۳	عبد الحق صاحب	منٹگمری
۱۴	عزیز حسین صاحب	منٹگمری
۱۵	منشی نور محمد صاحب	〃
۱۶	ملک منظور احمد صاحب	〃
۱۷	ایم محمد عارف صاحب	〃
۱۸	مبارکہ سلطانہ صاحبہ	دہلی
۱۹	چوہدری نذیر احمد خان صاحب	〃
۲۰	مسعودہ بیگم صاحبہ	قادیان
۲۱	مولوی محمد افضل صاحب	〃
۲۲	غلام حیدر صاحب رشید	دبرگ سیالکوٹ
۲۳	ملک مولا بخش صاحب	قادیان
۲۴	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب	راولپنڈی
۲۵	چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی۔اے	〃
۲۶	〃 مشتاق احمد صاحب	〃
۲۷	〃 فتح محمد صاحب بٹالوی	〃
۲۸	〃 محمد حسین صاحب بی۔اے	〃
۲۹	قریشی محمد شفیع صاحب	〃
۳۰	قاضی عبد الغنی صاحب	〃
۳۱	شیخ عنایت اللہ صاحب	〃
۳۲	خواجہ عنایت اللہ صاحب	〃
۳۳	شیخ بشیر احمد صاحب	〃
۳۴	بابو محمد اسماعیل صاحب معتبر	〃
۳۵	ملک عطاء اللہ صاحب	〃
۳۶	صوبیدار شیر محمد خان صاحب	〃
۳۷	مرزا گلزار حسین صاحب	〃
۳۸	چوہدری ظہیر احمد صاحب	〃
۳۹	راجہ عبد المجید صاحب	〃
۴۰	منشی فضل عظیم صاحب	〃
۴۱	مرزا محمد یوسف صاحب	〃
۴۲	مولوی احمد صاحب ایم کام	کلکتہ
۴۳	مولوی امیر علی صاحب	〃
۴۴	خوشی محمد صاحب B.S.C.Agr	بوریوالہ
۴۵	نذیر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید	〃
۴۶	سیکرٹری انجمن خدام الاحمدیہ	فیروزپور شہر
۴۷	ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب جالندھری	قادیان
۴۸	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	〃
۴۹	حمیدہ بیگم صاحبہ گونیکی	گجرات
۵۰	آمنہ خاتون صاحبہ	قادیان
۵۱	فاطمہ خاتون صاحبہ	〃
۵۲	محمد عبد الکریم صاحب	〃
۵۳	اے۔ایس احمد صاحب	سیالکوٹ شہر
۵۴	سید عبد الغفور صاحب مسافر	〃
۵۵	مولوی عبد الرؤف صاحب	〃
۵۶	عطاء اللہ صاحب	قادیان
۵۷	محمد ابراہیم صاحب الشیرازی	〃
۵۸	محمد عبد اللہ صاحب B.S.C.Eng	لاہور
۵۹	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	قادیان
۶۰	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی	〃
۶۱	مولوی عطاء اللہ صاحب	〃
۶۲	غلام احمد صاحب	〃
۶۳	عبد القیوم صاحب	〃
۶۴	مرزا مبارک بیگ صاحب	〃
۶۵	محمد شفیع صاحب اسلم	〃
۶۶	غلام رسول صاحب	سیالکوٹ
۶۷	ملک عزیز احمد صاحب	فیروزپور چھاؤنی
۶۸	مولا بخش صاحب	علیگڑھ
۶۹	محمد خان صاحب	〃

ناظر تعلیم و تربیت

م نتائج خدا کے فضل سے خوشکن ہیں۔ چنانچہ جہاں گزشتہ سال اکتیس مئی سے اکتیس جولائی تک صرف چھتیس وصایا کی گئی تھیں۔ وہاں امسال اسی عرصہ میں ایک سو چودہ وصایا کی گئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک خدا تعالیٰ خدام کو جزائے خیر دے آمین

آخر میں گزارش ہے۔ کہ رپورٹوں کی ترسیل میں بعض مجالس تساہل سے کام لیتی ہیں جس کی وجہ سے انکی کارگذاری کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ آئندہ ماہوار رپورٹیں خاکسار کو ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا رپورٹ مرتب کرتے وقت ان کا ذکر کیا جا سکے

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں ناظم صاحب کوں نے قرآن مجید پڑھانے ایک غیر احمدی بیمار عورت کے لئے ڈاکٹر مہیا کرنے اور ایک مریض کے لئے دوائی لانے کا انتظام کیا گیا

مزنگ لاہور میں اجتماعی نصف گھنٹہ دیا۔ خدام مسجد احمدیہ کے لئے روڑی کوٹ رہے۔ مسجد کی بجلی کے لئے وائرنگ خود کی گئی۔ تبلیغ اور جلسے کے انتظامات کئے گئے۔

راولپنڈی میں تمام خدام کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان میں شمولیت کے لئے تیاری کرتے رہے جلسوں کے انتظامات۔ مسجد کی صفائی جلسوں میں پانی پلانے۔ پنکھا ہلانے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس اور تبلیغی وفود بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔

بیرون ہند کی مجالس

خدا کے فضل سے کبابیر (فلسطین) میں مجلس قائم ہو چکی ہے۔ شرائط داخلہ و پروگرام عربی میں چھپوا کر شائع کیا گیا۔ مسجد کے وسیع صحن کا جس میں اونچی نیچی چٹانیں ہیں قریباً نصف حصہ ہموار کیا جا چکا ہے۔ مسجد میں سفیدی اور رنگ کیا گیا۔ راستوں کی صفائی کی گئی۔ وہاں کے خدام بالخصوص کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

ہمسایہ میں تبلیغ۔ نمازوں کی پابندی کی تلقین اور خدمت خلق کی گئی۔ اسلامی تہذیب پھیلانے اور نوجوانوں کی اصلاح کی طرف خاص توجہ مرکوز کی گئی۔ جس کے لئے محترم ایاز صاحب اور مکرم محمد افضل خان صاحب مستحق شکریہ ہیں۔

نیروبی میں یتامیٰ۔ بیواؤں اور محتاجوں کی امداد کی گئی جن میں ایک ہندو بیوہ جس کے چار بچے ہیں۔ ایک احمدی خاندان اور ایک ضعیف العمر غیر احمدی شامل ہیں نائٹ سکول جاری ہے۔ جلسوں کے انتظامات کئے جاتے رہے۔ ایک شادی کی تقریب پر خدام نے ہر طرح کی خدمات سر انجام دیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

آوا خر مئی میں عشرہ وصیت منایا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے احباب جماعت میں وصیت کا خیال پیدا ہو گیا۔ خدام نے اپنی مساعی جاری رکھیں۔ جن کے

پتہ مطلوب ہے

ماسٹر کرم الدین صاحب ایم۔ الیف لنڈن کٹر ماسٹر جو کچھ عرصہ سے پی۔او۔ نیروبی نمبر ۶۲۲ افریقہ میں مقیم تھے۔ اب علم پتہ ہیں جس صاحب کو پتہ ہو۔ اطلاع سے مشکور فرمائیں۔

خاکسار کرم محمد مدرس چک ۱۲/۱ مبارک پور تحصیل اوکاڑہ

اعلان نکاح

۱۶ ستمبر فاطمہ بیگم بنت چوہدری رحمت خان صاحب سکنہ چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا کا نکاح پانچ سو روپیہ مہر پر ظفر اللہ خان صاحب پسر چوہدری صادق علی صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار سکنہ بہلپور

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ متعینہ گولڈ کوسٹ سے ماہ جولائی کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں بوجہ بیماری کے تبلیغ نہیں ہوسکی۔ قرآن کریم۔ حدیث شریف۔ تذکرہ وکشتی نوح کا درس مختلف اوقات میں دیتا رہا طلباء کو اسباق دیئے۔ پریس اب عمدہ حالت میں ہے۔ اور جلدی بفضلہ کام شروع کردیا جائے گا۔ موضع اگرافل گیا۔ اور جماعت کو نصائح کیں۔ اور اسکول کا معائنہ کیا۔ ماہ اگست کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک گاؤں کے چیف نے احمدیت قبول کی۔ محکمہ زراعت کے احمدی ملازمان کو تحریک کی۔ کہ سب ملکرسن رائز اخبار اپنے نام جاری کرائیں۔ اور سینیر ایگریکلچر انسٹرکٹر صاحب نے فارم بیعت پر کیا۔ آپ محکمۂ زراعت میں سب سے سینئر افریقن ہیں۔ سوسو قوم کے ایک حاجی صاحب میرے لیکچر میں آئے۔ سنکر بہت خوش ہوئے جملہ امور میں میری تائید کی۔ اور لوگوں کو حضرت مہدی کے اتباع کی ترغیب دی۔ میرے ساتھ معانقہ کیا۔ اور پیشانی پر بوسہ دے کر کہا کہ ہمارے پاس مال نہیں ہے۔ مگر دل حاضر ہے۔ ایک عیسائی اسکول یہاں ہے۔ جس میں کچھ طلبا مسلمان بھی ہیں۔ ان کے والدین کو ترغیب دی۔ کہ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کو لکھیں کہ ہمارے بچوں کو عیسائیت کی تعلیم نہ دی جائے۔ ایک عالم سعید کمارا کو تبلیغ کی۔ اسفا سعید کمارا اس کا بیٹا ہے۔ اور چند دیگر آدمی احمدیت میں داخل ہوئے۔ سعید کمارا اس گاؤں میں سب سے بڑا عالم ہے۔ دی انز ہے۔ سارے گاؤں میں پھر کر تبلیغ کی۔ ایک اور عالم ابراہیم بن محمد نے احمدیت قبول کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط کے ہمراہ ۲۴ نومبائعین کی فہرست ارسال کی ہے۔ پورٹ لوکو سے بذریعہ لاری ایک گاؤں میں پہنچا۔ جہاں عارضی طور پر مقدمات کی کارروائی بند کرکے مجھے ایک گھنٹہ تقریر کا موقع دیا گیا۔ یہاں سے گھنٹی گیا لوگ یہاں اسکول کھولنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ روپیہ جمع کرو۔ اسکول کھول دونگا۔ عمر جاہ ایک مسلمان لڑکا جو نہایت ذہین اور نیک معلوم ہوتا ہے۔ اس کو عیسائی مشنری عیسائی بنانے میں تقریباً کامیاب تھے۔ اس کو نصیحت کی اور مکرر نصیحت کی۔ چنانچہ اس نے بیعت فارم پر کردیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اور اس نے مشنری عورتوں کو لکھدیا کہ وہ اسلام کو نہ چھوڑے گا۔ مجھکو ترجمان کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھکو ترجمان دیدیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔

مرتبہ نظارت دعوۃ وتبلیغ

اجتماع خدام الاحمدیہ کیلئے مقررین

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے۔ بائیس اکتوبر کو قادیان میں جملہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع کیا جارہا ہے۔ اس موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ تقریر فرمائیں گے۔ اور حضور کے منشاء کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کا ہر ممبر انشاء اللہ اسمیں شریک ہوگا۔ تجویز ہے کہ بیرونی خدام میں سے بھی بعض ایسے اصحاب کو جو تقریر کی ایک حد تک مشق اور شوق رکھتے ہوں بولنے کا موقعہ دیا جائے۔ اس لئے ایسے اصحاب خاکسار کو اپنے اسماء سے جلد مطلع فرماکر ممنون فرمائیں۔ تا پروگرام بناتے وقت انہیں بھی پیش نظر رکھا جاسکے۔ تقاریر کے موضوع کے متعلق انشاء اللہ بعد میں اطلاع دی جائیگی۔

ایسی جماعتوں سے جہاں تا حال مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخ قائم نہیں ہوئی۔ پرزور التماس ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی تعمیل میں نوجوانوں کو منظم کرکے اپنے ہاں مجلس قائم کریں۔ اور انہیں بائیس اکتوبر کے اجتماع میں شمولیت کے لئے دارالامان بھیجیں۔ پروگرام اور ہدایات خاکسار سے منگوائی جائیں۔

خاکسار خالد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پراگ ۲۱ ستمبر فرانس اور برطانیہ کی متفقہ تجاویز کے متعلق زیک گورنمنٹ نے اپنا جواب ان ممالک کے سفراء کو دیدیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس جواب میں ان کی مجوزہ سفارشات کو بغیر کسی چون و چرا کے تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور خاتمہ پر اپیل کی گئی ہے۔ کہ اگر اب بھی ہمارے ملک پر حملہ کیا گیا۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ برطانیہ و فرانس ضرور ہماری مدد کریں گے۔ زیک گورنمنٹ کی طرف سے ایک اعلان براڈکاسٹ کیا گیا ہے کہ یہ قدم ہم نے دباؤ ڈالے جانے پر اختیار کیا ہے۔ تاریخ میں کوئی اس قسم کی مثال نہیں ملتی۔ کہ کسی کمزور قوم پر اس طرح اثر ڈالا گیا ہو۔ ہم شکست خوردہ نہیں صرف امن کی خاطر اور خون خرابہ سے بچنے کے لئے ہم نے یہ قربانی کی ہے۔ ہم امن کی خاطر اسی طرح اپنی قربانی دے رہے ہیں جس طرح یسوع مسیح نے بنی نوع انسان کی خاطر اپنے آپ کو قربان کر دیا تھا۔ ہم کسی پر الزام نہیں دیتے۔ اور یہ بات تاریخ پر چھوڑتے ہیں۔

پراگ ۲۲ ستمبر میئر نے بذریعہ ریڈیو اعلان کیا ہے۔ کہ زیک گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ اور اب ایسی کیبنٹ بنائی جائے گی۔ جس میں فوجی افسر بھی لئے جائیں گے۔

برلن ۲۲ ستمبر زیک ملٹری تمام سوڈیٹن جرمن علاقہ کو خالی کر رہی ہے۔ چنانچہ آج فوجیں یہاں سے واپس روانہ ہو گئی ہیں ان کی واپسی بالکل پرامن ہے۔ خون کا ایک قطرہ بھی نہیں گرایا گیا۔ اور نہ ہی کوئی گولی چلائی گئی۔

بوڈاپسٹ ۲۲ ستمبر ہنگری گورنمنٹ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سوڈیٹن جرمنوں کو جو مراعات چیکوسلواکیہ میں دی گئی ہیں وہی ہنگرین اقلیت کو بھی دی جائیں۔ حکومت پولینڈ نے بھی ایسا ہی مطالبہ پیش کیا ہے۔

نیویارک ۲۲ ستمبر جزیرہ روڈز سے ایک ہیبت ناک طوفان کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں قریباً سات سو جہاز و کشتیاں غرق ہو گئیں۔ ۱۲۷

اشخاص ہلاک ہوئے اور ایک سو مکانات بہ گئے۔

کراچی ۲۲ ستمبر۔ حیدر آباد میں اوم منڈلی کی تحریک نے کئی معزز گھرانوں کی عورتوں کو خاوندوں کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر دیا ہے۔ اور یہ تکالیف اس قدر بڑھ رہی ہیں۔ کہ ہندوؤں کا ایک وفد گورنر سے ملاقات کرنے والا ہے۔

لکھنؤ ۲۲ ستمبر ایک ہندو کا لڑکا بیمار تھا۔ اس کی صحت یابی کے لئے دعا کرنے کی غرض سے وہ مندر میں گیا۔ اور استرے سے اپنی زبان کاٹ کر دیوی کے قدموں پر ڈال دی۔ اس کے بعد وہ فوراً بیہوش ہو گیا۔ اور لوگوں نے اٹھا کر ہسپتال پہنچایا۔

پٹنہ۔ ۲۱ ستمبر۔ آج شام سہسرام ریلوے سٹیشن پر ڈاکوؤں نے ڈاک کے تھیلے لوٹے۔ جبکہ وہ ایک مسافر گاڑی سے اتارے جا رہے تھے۔ ڈاک کا چپراسی بھی زخمی ہوا۔ تفاصیل کا انتظار ہے۔

دہلی ۲۲ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس پرسوں سے شروع ہو گا۔ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج سے شروع ہے جس میں صدارت کے فرائض مولانا ابوالکلام آزاد نے ادا کئے۔ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر کھارے کے خلاف ورکنگ کمیٹی کی طرف سے ایک ریزولیوشن آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جائے۔ امید ہے کہ اس پر بہت ہنگامہ ہو گا۔ اور شاید گاندھی جی بھی تقریر کریں۔

شملہ ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے سرکاری افسروں کے سفر خرچ اور دیگر الاؤنسوں میں دس فیصدی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۲۲ ستمبر مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ نازیوں کے تشدد کی دھمکی کے سامنے اگر ہم جھک گئے۔ تو حالات بد سے بدتر ہوتے جائیں گے۔ اگر ہم انصاف سے کام نہ لیں گے تو ہماری شہرت اور وقار و احترام قائم نہیں رہ سکیگا۔ اگر موجودہ خطرات کو اس طرح ٹالا بھی جا سکے۔ تو کل اور پیدا ہو سکتے ہیں مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ اگر چیکوسلواکیہ کے حصے کر دئے گئے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ یورپ کی جمہوری طاقتوں نے تشدد کے آگے سر نگوں کر دیا ہے۔

شیلانگ ۲۲ ستمبر آسام کی نئی وزارت کے خلاف ۵۶ ممبروں نے عدم اعتماد کی تحریک کے نوٹس سیکرٹری کے پاس بھیجے ہیں۔ اور گورنر کو لکھا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس جلد از جلد طلب کیا جائے یورپین ممبر بھی اپوزیشن پارٹی کے ساتھ ہیں

لکھنؤ ۲۱ ستمبر انجمن تحفظ حقوق اسلام کے زیر اہتمام شیعوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ چونکہ مسلم لیگ نے اس وقت تک شیعوں کے سیاسی اور مذہبی حقوق کی حفاظت نہیں کی۔ اور اس کی پالیسی ملکی مفاد کے منافی اور اس کے لئے نقصان دہ ہے اس لئے یہ جلسہ اس کی نمائندہ نوعیت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اور اس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔

انبالہ ۲۱ ستمبر چوہدری شیر جنگ صاحب کو چند روز ہوئے پولیس نے ایک سٹیشن پر گرفتار کر لیا تھا۔ جبکہ وہ دہلی جا رہے تھے آج انہیں عدالت میں پیش کیا گیا۔ جس نے بری کرتے ہوئے فوراً دہلی چلے جانے کا حکم دیا۔

گوڈسبرگ ۲۲ ستمبر آج مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ یہاں آئے۔ ہٹلر نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔ چار بجے بعد دوپہر کانفرنس شروع ہوئی۔ جب کانفرنس روم سے باہر ہٹلر نے ان کا استقبال کیا۔ تو گارڈ نے ہندوقوں سے سلامی دی۔

سری نگر ۲۲ ستمبر پولیس نے مسلم کانفرنس کی، اور کونسل کے تمام ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں تمام کاغذات پر قبضہ کر لیا ہے۔ تاہم تحریک زوروں پر ہے۔ آل سٹیٹ کشمیر کانفرنس کے عہدیدار بھی گرفتار کئے جا رہے ہیں۔

لاہور ۲۲ ستمبر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ خان بہادر میاں افضل حسین صاحب پرنسپل زراعتی کالج لائل پور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی اور کیمبرج کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سینیٹ نے ایک قرار داد منظور کی تھی۔ کہ تنخواہ دار وائس چانسلر کی ضرورت نہیں۔ لیکن چانسلر یعنی گورنر نے اپنے خاص اختیارات سے اسے منسوخ کر دیا تھا۔

بمبئی ۲۲ ستمبر مسٹر جناح نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ آپ بعض سیاسی مسائل کے سلسلہ میں انگلستان جا رہے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ بحالات موجودہ میں کہیں نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ہندوستان میں میرے ذمہ بہت سا کام ہے۔

پشاور ۲۲ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ دہلی میں کانگرس کے اجلاس کے بعد گاندھی جی صوبہ سرحد آنے والے ہیں۔ اور ۲۶ کو پشاور پہنچیں گے۔

استنبول ۲۱ ستمبر ٹرکش پارلیمنٹ نے ملک کی صنعت و حرفت کے لئے ایک چار سالہ سکیم کے لئے ایک کروڑ تیس لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں۔ اس میں سے بحیرہ اسود میں دو نئی بندرگاہیں تعمیر کی جائینگی اور اٹھائیس تجارتی جہاز بھی خریدے جائیں گے۔

لاہور ۲۱ ستمبر حکومت پنجاب نے فوجی ملازموں کے بچوں کو تمام سرکاری اور منظور شدہ سکولوں میں پرائمری تک مفت تعلیم دئے جانے کے احکام جاری کئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۱ ستمبر یو۔ پی گورنمنٹ نے دیہاتی حلقوں میں گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ نوجوانوں کو دیہاتی صنعتیں مثلاً روئی اور اون دھننا کپڑے رنگنا چمڑا رنگنا وغیرہ سکھایا جائیگا۔ مارکیٹنگ کے متعلق سہولت

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔